از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ:8مارچ،1995

ایس۔ رنگاراجو نائیڈو

بنام

ایس تھرووراکراسو۔

[کے راموامی اور بی ایل ہنسریا، جسٹس صاحبان]

مخصوص ریلیف ایکٹ،1963:

درشنی ہنڈی-واجب الادا رقم پر عمل درآمد-کچھ پلاٹ فروخت کرنے کے لیے یک جدی کے قرارداد کے طور پر داخل کیا گیا-مخصوص کارکردگی کے لیے مقدمہ-مقدمے کا فیصلہ ٹرائل کورٹ نے کیا اور پہلی اپیلٹ کورٹ اور عدالت عالیہ نے اس کی تصدیق کی-مقدمے کا نمایاں مقصد سود کے ساتھ رقم کی وصولی ہے عدالت کو صوابدید حاصل ہے اور وہ مخصوص کارکردگی دینے کا پابند نہیں ہے-اس طرح کی راحت دینا ہر معاملے کے حقائق اور حالات پر منحصر ہے۔

آئین ہند1950:

آرٹیکل 13: نچلی عدالتوں کے ذریعے اختیار کردہ صوابدید-عام طور پر مداخلت نہیں کی جاتی لیکن ہر معاملے کے حقائق اور حالات کے لحاظ سے مداخلت کی جا سکتی ہے۔

اپیل کنندہ نے مدعا علیہ اور اس کے بھائی سے کچھ قرض لیا تھا۔ قرض کی وصولی کے لیے مدعا علیہ اور اس کے بھائی نے تین مقدمے دائر کیے۔ واجب الادا رقم 35,500 روپے تھی جو 20,000 روپے کی ادائیگی کے بعد 15,500 روپے پر آگئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and integrity of this document

اپیل کنندہ نے 15,500 روپے کے درشنی ہنڈی پر عمل درآمد کیا جس میں فی سال 9 فیصد سود شامل تھا۔ اسی دن اس نے زمین کے تین پلاٹ فروخت کرنے پر اتفاق کرتے ہوئے اسی درشنی ہنڈی کے قرض کی ادائیگی کے لیے فروخت کا قرارداد بھی انجام دیا۔ مدعا علیہ نے قرارداد کی مخصوص کارکردگی کے لیے دیوانی مقدمہ دائر کیا۔ ٹرائل کورٹ نے مقدمے کا فیصلہ سنایا۔ پہلی اپیلٹ عدالت کے ساتھ ساتھ عدالت عالیہ نے بھی اپیل میں اس کی تصدیق کی۔

اس اپیل میں، اپیل کنندہ نے دعوی کیا کہ فروخت کا قرارداد صرف درشنی ہنڈی کے لیے یک جدی ہے اور معاہدے کے تحت زمین فروخت کرنے کے لیے کوئی اتفاق رائے نہیں ہے۔

مدعا علیہ نے دعوی کیا کہ چونکہ درج ذیل عدالتیں صوابدید کا استعمال کرتی ہیں، اس لیے آئین کے آرٹیکل 136 کے تحت مداخلت کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

اپیل کو نمٹاتے ہوئے، یہ عدالت

قرار پایا کہ: 1. جواب دہندگان ساہوکار ہیں اور انہوں نے اپنے واجب الادا رقم کی وصولی کی کوشش کی۔ چونکہ اپیل کنندہ درشنی ہنڈی پر واجب الادا رقم ادا کرنے کی حیثیت میں نہیں تھا، اس لیے اس نے جائیداد فروخت کرنے کا قرارداد کیا اور معاہدے کو نافذ کرنے کی کوشش کی گئی۔ اگرچہ اپیل کنندہ نے جواب دہندگان کو جائیداد فروخت کرنے پر رضامندی ظاہر کی تھی، لیکن اس طرح بنیادی مقصد سود کے ساتھ واجبات کی وصولی ہوگی۔ جو مساوات کا مطالبہ کرتا ہے اسے مساوات کرنا چاہیے۔ عدالت کے پاس صوابدیدی ہے۔ عدالت مخصوص کارکردگی دینے کی پابند نہیں ہے۔ یہ ہر معاملے میں حقائق اور حالات پر منحصر ہے۔

2. جواب دہندگان نے اپنے مقدمے میں 21,000 روپے کی وصولی کے لیے 12 فیصد سالانہ سود کے ساتھ متبادل راحت کا دعوی کیا تھا۔ 21000 روپے میں 15,500 روپے پر جمع ہونے والا سود شامل ہے۔ لہذا، اس مقدمے کے حقائق کے پیش نظر، مقدمے میں مانگی گئی متبادل راحت، یعنی اس کے واجب الادا رقم کی واپسی کا ڈگری نامہ 12 فیصد سالانہ کے حساب سے سادہ سود کے ساتھ، جیسا کہ اس نے دعوی کیا ہے، دے کر انصاف حاصل کیا جائے گا۔ مندرجہ ذیل عدالتوں کے ڈگری میں اسی کے مطابق ترمیم کی گئی ہے اور مقدمے کی تاریخ سے وصولی کی تاریخ تک 12 فیصد شرح سود کے ساتھ 21,000 روپے کا منی ڈگری ہوگا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and integrity of this document

3. اپیل کنندہ نے اس حکم کی تاریخ سے چھ ماہ کی مدت کے اندر رقم ادا کرنے کا عہد کیا ہے۔ اگر وہ فیصلہ کن رقم کی ادائیگی میں کوتاہی کا ارتکاب کرتا ہے، تو مخصوص کارکردگی کے لیے ڈگری کی تصدیق ہو جائے گی۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: 1986 کی دیوانی اپیل نمبر 3140۔

1986 کے ایس اے نمبر 197 میں مدراس عدالت عالیہ کے 2.4.86 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے ایم این کرشنامنی اور ٹی راجہ۔

جواب دہندہ کے لیے کے آر چودھری۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل مدراس عدالت عالیہ کے سنگل جج کے ذریعے 21 اپریل 1986 کو منظور کی گئی دوسری اپیل نمبر 197 / 86 کے فیصلے اور ڈگری سے پیدا ہوتی ہے۔ حقائق بہت سادہ ہیں۔ مدعا علیہ نے تین مقدمے دائر کیے تھے: او ایس نمبر 27 / 63 اور 53 / 63 اس کے ذریعے اور او ایس نمبر 32 / 63 اس کے بھائی ستپا چیٹیار کے ذریعے ماتحت جج، سیلم کی عدالت میں، مدعا علیہ اور اس کے بھائی سے اپیل کنندہ کے ذریعے لی گئی کچھ رقوم کی وصولی کے لیے۔ اس پر واجب الادا ڈگری شدہ رقوم کل 35,500 روپے پر مشتمل تھیں جو 20,000 روپے کی ادائیگی کے بعد 15,500 روپے پر آ گئیں۔ لہذا، 30 دسمبر 1977 کو، اپیل کنندہ نے سالانہ 9 فیصد سود سمیت 15,500 روپے کی ادائیگی کے لیے ایک درشنی ہنڈی، نمائش A1 پر عمل درآمد کیا۔ اسی دن، اپیل کنندہ نے اسی درشنی ہنڈی کے قرض کی ادائیگی کے لیے اقرارِ بعنامہ بھی انجام دیا تھا، اور چونکہ وہ اسے ادا کرنے کی حیثیت میں نہیں تھا، اس لیے اس نے اسی قیمت پر 7,500 مربع فٹ کی حد تک زمین کے تین پلاٹ فروخت کرنے پر اتفاق کیا، یعنی 15,500 روپے۔ چونکہ اپیل کنندہ نے بعنامہ پر عمل درآمد نہیں کیا تھا، اس لیے مدعا علیہ نے قرارداد کی مخصوص کارکردگی کے لیے ماتحت جج کی عدالت میں دیوانی مقدمہ دائر کیا۔ ٹرائل کورٹ نے اس کا فیصلہ سنایا اور اپیلٹ کورٹ نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ قرارداد کو خاص طور پر نافذ کیا جانا ہے۔ دوسری اپیل میں اس کی تصدیق ہوئی۔ اس طرح خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and integrity of this document

اگرچہ اپیل کنندہ کے فاضل وکیل نے یہ دلیل دینے کی کوشش کی کہ اقرارِ بعنامہ صرف درشنی ہنڈی کے لیے یک جدی تھا اور معاہدے کے تحت زمین کو فروخت کرنے کے لیے کوئی اتفاق رائے نہیں تھا بلکہ صرف یک جدی کے طور پر، عدالت عالیہ نے سوال میں جا کر یہ نتیجہ اخذ کیا کہ یہ یک جدی کے طور پر نہیں، بلکہ اقرارِ بعنامہ کے طور پر دیا گیا تھا، جس کے ساتھ ہم وسیع پیمانے پر متفق ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا مخصوص کارکردگی کے ڈگری نامے کی تصدیق کی جانی ہے۔ یہ درست ہے جیسا کہ مدعاعلیہ کے فاضل وکیل شری کے آر چودھری نے صحیح طور پر نشاندہی کی ہے کہ چونکہ عدالت عالیہ اور نچلی عدالتوں نے صوابدیدی کا استعمال کیا ہے، اس لیے عام طور پر آئین کے آرٹیکل 136 کے تحت اس میں مداخلت نہیں کی جاسکتی ہے، لیکن حقیقت یہ ہے کہ مدعاعلیہان ساہوکار ہیں اور انہوں نے اپنے واجب الادا رقوم کی وصولی کی کوشش کی۔ چونکہ اپیل کنندہ درشنی ہنڈی پر واجب الادا رقم ادا کرنے کی حیثیت میں نہیں تھا، اس لیے اس نے جائیداد فروخت کرنے کا اقرار بیع کیا اور معاہدے کو نافذ کرنے کی کوشش کی گئی۔ اگرچہ اپیل کنندہ نے جواب دہندگان کو جائیداد فروخت کرنے پر رضامندی ظاہر کی تھی، لیکن اس طرح سب سے اہم مقصد سود کے ساتھ واجبات کی وصولی ہوگی۔ جو مساوات کا مطالبہ کرتا ہے اسے مساوات کرنی چاہیے۔ عدالت کے پاس صوابدیدی ہے۔ عدالت مخصوص کارکردگی دینے کی پابند نہیں ہے۔ یہ ہر معاملے میں حقائق اور حالات پر منحصر ہے۔

درست ہے، مدعاعلیہ نے اپنے مقدمے میں 21,000 روپے کی وصولی کے لیے 12 فیصد سالانہ سود کے ساتھ متبادل راحت کا دعوی کیا تھا۔ 21000 روپے میں سالانہ 12 فیصد کی شرح سے 15,500 روپے پر جمع ہونے والا سود شامل ہے۔ لہذا، اس مقدمے کے حقائق کے پیش نظر، ہم سمجھتے ہیں کہ مقدمے میں مانگی گئی متبادل راحت، یعنی اس کے واجب الادا رقم کی واپسی کا ڈگری نامہ 12 فیصد سالانہ کے حساب سے، جیسا کہ اس نے دعوی کیا ہے، دے کر انصاف حاصل کیا جائے گا۔ نچلی عدالتوں کے ڈگری میں اسی کے مطابق ترمیم کی گئی ہے اور مقدمے کی تاریخ سے وصولی کی تاریخ تک 12 فیصد شرح سود کے ساتھ 21,000 روپے کی ڈگری بابت حساب فہمی ہوگی۔ نچلی عدالتوں کے ڈگری میں اسی کے مطابق ترمیم کی گئی ہے۔

اپیل کنندہ نے آج سے چھ ماہ کی مدت کے اندر رقم ادا کرنے کا عہد کیا ہے۔ اگر وہ فیصلہ کن رقم کی ادائیگی میں کوتاہی کا ارتکاب کرتا ہے، تو مخصوص کارکردگی کا ڈگری نامہ درست ثابت ہوگا۔

اپیل نمٹادی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and
integrity of this document